سوال

گناہوں کی تاثیر 64

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس روزے دار کے لیے کیا حکم ہے جو روزے کی حالت میں غیبت کرتا ہو۔ جھوٹ بولتا ہو یا کسی غیر محرم عورت کی طرف شہوت کی نظر سے دیکھتا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

زہ وہی نفع بخش اور باعث اجر و ثواب ہے۔ جو برائیوں سے روکے نیکیوں پر آمادہ کرے اور نفس میں تقوی پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنوا كُتِبَ عَلَيكُمُ الصِّيامُ كَما كُتِبَ عَلَى الَّذينَ مِن قَبلِكُم لَعَلَّكُم تَتَّقونَ ١٨٣... سورة البقرة

لو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کر دیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے اس توقع سے کہ تم میں تقوی کی صفت پیدا ہوگی۔''

کے لیے ضروری ہے کہ اپنے روزے کو تمام گناہوں کی آلودگی سے پاک رکھے تاکہ ایسا نہ ہو کہ اس کے نصیب میں صرف بھوک اور پیاس ہی آئے اور روزے کے اجر و ثواب سے محروم رہ جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ" (نسائی ابن ماجہ، حاکم)

یے روزے دار ہوتے ہیں کہ ان کے روزے میں سے انہیں صرف بھوک ہی نصیب ہوتی ہے۔''

ب دوسری حدیث میں ہے:

الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ" (بخاری احمد اور اصحاب السنن)

جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا اور پینا ترک کر دے۔

ابن حزم کا قول ہے کہ جھوٹ بولنے غیبت کرنے اور اس قسم کے دوسرے گناہوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جس طرح کہ کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور سلف صالحین اپنے روزوں کی حفاظت کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ جس طرح کھانے پینے۔

بَسَ الصِّيَامُ مِنَ الشَّرَابِ وَالطَّعَامِ وَحْدَهُ; وَلَكِنَّهُ مِنَ الْكَذِبِ, وَالْبَاطِلِ وَاللَّغْوِ"

وزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں ہے بلکہ جھوٹ باطل کاموں اور لغویات سے رکنے کا نام بھی ہے۔

رے نزدیک ارجح رائے یہ ہے کہ ان لغو کاموں سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا البتہ روزے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے اور روزہ دار روزے کے ثواب سے محروم ہو جاتا ہے کیوں کہ روزہ رکھنا اپنی جگہ ہے اور گناہ کے کام کرنا اپنی جگہ۔ ایک نیکی ہے اور دوسری برائی۔ اور قیامت کے دن ہر شخص اپنی چھوٹی بڑی نیکی اور

۔ (2) کہ ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا کہ میرے پاس کچھ غلام ہیں جو میری بات نہیں مانتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں اور میں انہیں گالم گلوچ کرتا ہوں اور مارتا ہوں قیامت کے دن ان کے ساتھ میرا حساب و کتاب کیسا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ان غلاموں

وَنَضَعُ المَوٰزينَ القِسطَ لِيَومِ القِيٰمَةِ فَلا تُظلَمُ نَفسٌ شَيـًٔا وَإِن كانَ مِثقالَ حَبَّةٍ مِن خَردَلٍ أَتَينا بِها وَكَفىٰ بِنا حٰسِبينَ ٤٧... سورة الأنبياء

کے روز ہم ٹھیک ٹھیک تولنے والے ترازوں رکھ دیں گے پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ جس نے رائی کے دانے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہوگا وہ ہم سامنے لے آئیں گے اور حساب لگانے کے لیے ہم کافی ہیں۔''

ن کر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام غلام آزاد کر دیے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

روزہ اور صدقۃ الفطر، جلد: 1، صفحہ: 172

محدث فتویٰ